بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۵

[illegible] عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | یکم ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۱۹ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | یکم ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۳

[illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج کمر درد کی شکایت نسبتاً پہلے سے کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف۔ نزلہ اور حرارت کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ میاں رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخار میں کمی ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

موجودہ حالات میں حکومت کیا رویہ اختیار کرے گی

کانگرس کے خلاف حکومت نے جو قدم اٹھایا۔ اور انتہائی مجبوری کی حالت میں اٹھایا۔ اسے واپس لینے کے متعلق جو تحریک ابتداء میں ہی شروع ہو گئی تھی وہ روز بروز زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اور حکومت نے اپنے طریق عمل کے جواز میں جو باتیں پیش کی تھیں۔ اور بڑے زور کے ساتھ پیش کی تھیں۔ باوجود اس کے کہ ان میں ذرہ بھر بھی تغیر نہیں ہوا اور وہ جوں کی توں ہیں۔ اب ان کا نام تک نہیں لیا جا رہا۔ سر سٹیفورڈ کرپس ایسے ذمہ وار رکن حکومت نے کانگرس کے رویہ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ:۔

"مسٹر گاندھی نے کانگرس پارٹی کو سول نافرمانی کے لئے آمادہ کر لیا ہے۔ اور ایک ایسی حکمت عملی پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ جو قطعی طور پر ناممکن العمل ہے۔ سول نافرمانی کی مہم جاری کر دینے کی دھمکی دے کر آزادی کا راگ الاپا گیا ہے۔ یہ طرز عمل سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ کہ دشمن کو راحت پہونچے۔ اور اس کا حوصلہ بڑھائے"

ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں تا حال کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کانگرس پارٹی گاندھی جی کی راہ نمائی میں اب بھی سول نافرمانی کے لئے تیار ہے۔ وہ حکمت عملی جسے ناممکن العمل بتایا جا رہا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان [illegible] سے دستبردار ہو جائے۔ اس پر اب بھی اصرار کیا جا رہا ہے۔ سول نافرمانی جاری کرنے کی مہم شروع کرنے کی دھمکی بھی موجود ہے۔ دشمن کو راحت پہونچانے اور اس کا حوصلہ بڑھانے کا امکان بھی دُور نہیں ہوا لیکن حکومت نے جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اور جس کی حمایت دہلی سے لے کر لنڈن تک کے سرکاری مدبروں نے کی تھی۔ اس کو تبدیل کر دینے پر زور دیا جا رہا ہے۔ حالات کی تبدیلی کے ساتھ طریق عمل میں تبدیلی نہایت ضروری اور لازمی ہوتی ہے۔ لیکن کوئی تبدیلی رونما ہونے کے بغیر اختیار کردہ طریق عمل میں تبدیلی یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ یا تو اسے اختیار کرتے وقت غور و فکر اور دانش و تدبر سے کام نہیں لیا گیا۔ یا مد مقابل سے ڈر کر اپنا راستہ تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں عام حالات میں بھی کوئی اچھا اثر نہیں پیدا کرتیں۔ لیکن ایسی حکومت جس کے ذمہ ان لوگوں کے حقوق کی نگہداشت بھی ہو۔ جو حکومت کے فریق مخالف کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ اس کا اس قسم کا رویہ نہایت ہی افسوسناک

[illegible] گزر رہا ہے [illegible] جا سکتا ہے [illegible] ایسے شہروں نے جو [illegible] مشکلات پیدا کرنے والوں کو ترجیح دینے کے عادی ہیں۔ پہلے تو ذرا محتاط رنگ میں تحریک شروع کی۔ چنانچہ ٹائمز آف انڈیا نے حکومت کو کانگرس سے سمجھوتہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"برٹش گورنمنٹ از سر نو اس معاملہ پر غور کرے۔ اور کانگرس بھی سول نافرمانی واپس لے لے۔ اس کے بعد گول میز کانفرنس منعقد کر کے ایسا فارمولا مرتب کیا جائے جس سے بہترین طور پر ملک کی حفاظت ہو سکے"

گویا اس وقت تک کانگرس سے بھی یہ مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ کہ وہ سول نافرمانی کے ارادہ سے باز آ جائے۔ لیکن اب اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ لنڈن کے اخبار "نیوز کرانیکل" نے لکھا ہے۔ کہ "مسٹر چرچل کے لئے آج سب سے بڑا اور اہم مسئلہ ہندوستان ہے۔ اس مسئلہ کا حل ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کے ساتھ صلح کی کوشش کرنی چاہیئے"

ایک دوسرے اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے:۔ "گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈر نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ بے چینی کم ہو رہی ہے۔ لیکن کیا اس صورت حالات سے ہمیں اطمینان ہو سکتا ہے۔ یقیناً نہیں۔ آج ہمیں زیادہ سے زیادہ دوستوں کی ضرورت ہے۔ اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جو لوگ نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہمارے دوست ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ صلح کی بجائے صلح کی کوشش کی جائے"

اسی سلسلہ میں کنٹربری کے نائب پادری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اس بات کو مانتے ہوئے بھی کہ دونوں طرف سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ جو صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ وہ قابل اطمینان یا قابل مسرت ہے۔ ہندوستان کی الجھن کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے پہلی کوشش برطانوی حکومت کو کرنی چاہیئے۔ اسے امریکہ۔ روس۔ اور چین کو بھی اس کوشش میں شامل کر کے ہندوستان کو گارنٹی دینی چاہیئے کہ اس بار برطانیہ کی نیت بالکل صاف ہے۔ اور وہ واقعی جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دینے کا خواہاں ہے"

اس قسم کی تقریروں اور تحریروں سے ہوا کا رُخ بآسانی معلوم ہو سکتا ہے ایسے طریق عمل سے اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کو تو سخت خطرات لاحق ہیں ہی۔ حکومت اپنے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کرتی جا رہی ہے۔ کاش اس موقعہ پر بھی اس طریق پر عمل کیا جاتا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پیش فرمایا تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بیگم صاحبہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا افسوسناک انتقال

قادیان ۳۰ اگست۔ یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ والدہ جناب مرزا رشید احمد صاحب کا آج تین بجے بعد دوپہر انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کو کچھ عرصہ سے مزمن ملیریا کی شکایت تھی۔ مگر آپ نے علاج کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرض بڑھ گیا۔ جگر خراب ہونے سے یرقان ہوگیا۔ اور یہی مرض الموت ثابت ہوا۔ بیگم صاحبہ کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔ بہت نیک عبادت گزار اور مخیر خاتون تھیں۔ چونکہ مرزا عزیز احمد صاحب کی انتظار ہے۔ اس لئے جنازہ اور تدفین کل ہوگی۔

ہمیں اس صدمہ میں جناب مرزا رشید احمد صاحب جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے سی اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان صبر جمیل عطا کرے۔

ڈیوک آف کینٹ کی وفات پر امام مسجد احمدیہ لنڈن کے پیغام تعزیت کا جواب

لنڈن ۲۹ اگست مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ ڈیوک آف کینٹ کی وفات پر میں نے انگلستان کی جماعت احمدیہ کیطرف سے تعزیت کا پیغام ارسال کیا۔ اس کے جواب میں مجھے کوئین میری کے پرائیویٹ سیکرٹری نے تار دیا ہے۔ کہ مجھے ملکہ موصوفہ کیطرف سے حکم ہوا ہے، کہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے آپ کے ہمدردی کے اظہار پر آپ کا شکریہ ادا کروں۔

بخیریت لنڈن پہونچ گئے

مولوی جلال الدین صاحب نے اپنے تار میں یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ کیپٹن چودھری اشرف خان صاحب بخیریت لنڈن پہونچ گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات

جنگ کی تشویش افزا حالت اور ہندوستان کی پُرفتن فضا کے مدنظر ہندوستان کے تمام باشندوں کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً راہ نمائی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قلب صافی میں جو جوش ہے۔ اس کا اظہار حضور کے خطبات جمعہ سے ہو رہا ہے جو "الفضل کا خطبہ نمبر" احتیاط سے مرتب کر کے شائع کرتا ہے۔ پس احباب جماعت اس کو عوام اور بالخصوص مسلمانوں تک پہونچانے میں خاص جدوجہد سے کام لے کر خدمت خلق کے فریضہ کو ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ہر خطبہ نمبر کی جس قدر کاپیاں دوست خرید سکیں خرید کر تقسیم فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

قادیان میں گاڑیوں کی آمدورفت کے اوقات

چند روز ہوئے جب نارتھ ویسٹرن ریلوے نے گاڑیوں کی آمدورفت میں تخفیف کی تو قادیان میں بھی صرف ایک گاڑی رہ گئی۔ جو بہت تکلیف دہ امر تھا۔ اس پر جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ لاہور تشریف لے گئے۔ اور کوشش کی۔ کہ کم سے کم ایک گاڑی کا اضافہ ہو جائے۔ جو صبح جا کر شام کو واپس آئے۔ ان کی یہ سعی مشکور ہوئی۔ اور ذمہ وار افسران نے یکم ستمبر سے ایک گاڑی کا اضافہ کر دیا ہے۔ اب یہاں گاڑیوں کے اوقات حسب ذیل ہیں۔

روانگی قادیان	آمد بٹالہ	آمد امرتسر
۵ — ۶	۳۵ — ۶	×
۴۰ - ۱۰		۶ - ۱۳

بٹالہ روانگی ۲۰ - ۹ آمد قادیان ۵۰ - ۹ ÷ امرتسر روانگی ۵۵ - ۱۷ - آمد قادیان ۰ - ۲۰

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۶ ۴/۴۲ سے ۳۰ ۵/۴۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

271	Ali Kroma Sierra Leone	301	Foday Unasa Java
272	Suri Bangura "	302	Amara Yurry "
273	Foday Kommay "	303	Ali Kenkey "
274	Samana Sairy "	304	Kapr Fanti
275	Suri Kamara "	305	Momudu Mansari "
276	Ibrahim Contey "	306	Adawa Bangura "
277	Haasana "	307	Maryam "
278	Amara Bangura "	308	Bula Yaray "
279	Lahi "	309	Mustafa Kamaru "
280	Abmami "	310	Alfa Kroma "
281	Abdur Rahman "	311	Lamina Kroma "
282	Lamina Kommay "	312	Adama Yaray "
		313	Umana Conti
283	Amadu Bolu	314	Momo
284	Abdulai Yronko "	315	Maryam Kam "
		316	Ahmadu Sesay "
285	Unus Yronko "	317	Ibrahim Krawa "
286	Saeedu Yatay "	318	Umar Kallon Sierra Leone
287	I. B. Yagi "		
288	Arwandi Java	319	Mohd Jabir "
		320	Alfa Koli "
289	Soewignjo "	321	Hawa Kagbo "
290	Wasti "	322	Umana Yuray "
291	Tasmi "	323	Ali Sanku "
292	Madiswan "	324	Lamina Yatay "
293	Abdullah "	325	Maryam Sanku "
294	Kaesnaeli "	326	P. E. Verusai Paga L. Burma
295	Waid Jem "		
296	Nasijah "	327	Kadi Kawara Seirra Leone
297	Sarilia Bangnsa "	328	Abdullah Mndi "
298	Basi Krow "	329	Almona Sesay "
299	Ahmadu Kagbo "	330	Sanay Yuray "
		331	Zainab Dimbuya "
300	Lamina Kroma "	332	Zainab Yuray "

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حافظ محمد امین صاحب جرّ دیا ساقان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

(۱)

۱۸۹۵ء کے ابتدا میں جب خاکسار قادیان آیا - تو درزی خانہ کے قریب پہونچنے پر مجھے مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم ملے اُن سے دریافت کیا - کہ جناب مولوی نور الدین صاحب کہاں ہوں گے - میں اُن سے ملنا چاہتا ہوں - انہوں نے فرمایا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں - میں بھی مسجد مبارک میں گیا - میرے جانے پر جماعت ہو چکی تھی میں نے عصر کی نماز الگ پڑھی - نماز پڑھنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑی دیر احباب سے باتیں کرتے رہے میں بھی وہیں حضور پُر نور کی خدمت میں بیٹھا رہا - اس کے بعد حضور علیہ السلام گھر تشریف لے جانے لگے - تو میں نے حضور کا دستِ مبارک پکڑ کر مصافحہ کیا - حضور علیہ السلام کی میں نے اس وقت پہلی دفعہ زیارت کی - اس کے بعد میں نے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا - اور اُن سے مصافحہ کیا انہوں نے فرمایا - حضرت مرزا صاحب سے ملنا چاہیئے تھا - میں نے عرض کیا - کہ میں حضور سے مل چکا ہوں - بعد ازاں میں حضور کے حالات سے آہستہ آہستہ واقف ہوتا گیا ؛

(۲)

میں نے مارچ ۱۸۹۷ء میں حضور علیہ السلام کی بیعت کرنے کے لئے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ سے عرض کیا - کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں میرے لئے سفارش کریں - کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں - اس پر حضرت مولوی صاحب رضؓ نے نماز ظہر کے بعد حضور علیہ السلام سے عرض کیا اور بتایا - کہ یہ قرآن مجید کے حافظ ہیں یہ مرض طحال میں مبتلا تھے - میں نے دو سال ان کا علاج کیا ہے - اب تندرست ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں - اس پر حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا - کہ کچھ قرآن مجید سنائیں میں نے سورۂ یوسف کا ڈیڑھ رکوع سنایا - پھر حضرت اقدس نے فرمایا - آج شام کو بیعت کرنا - چنانچہ میں نے اُسی دن شام کے وقت حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی - میرے ہی ساتھ مولوی حکیم غلام محمد صاحب کشمیری نے بھی بیعت کی جو امرتسر کے رہنے والے تھے - اور بعد ازاں جو حضور کے کمپونڈر بھی رہے ؛

(۳)

اس کے بعد میں اپنے وطن واپس چلا گیا اور لوگوں کو تبلیغ کرتا رہا - کہ مہدی اور عیسٰی جو آنے والے تھے - وہ آ گئے - مگر بوجہ جہالت لوگ میرا مذاق اُڑاتے - اور میری باتوں کی پرواہ نہ کرتے - کچھ مدت بعد میں دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں آ گیا ؛

(۴)

بڑے زلزلہ (۱۹۰۵ء) کے موقعہ پر حضور علیہ السلام نے احباب کو ارشاد فرمایا - کہ مکانات چھوڑ کر باہر نکل آئیں - اور خود حضور بھی مع اہل بیت اپنے باغ میں فروکش ہو گئے - اُن دنوں متواتر زلزلے آتے رہے - اور طاعون بھی شروع ہو گئی تھی - یہ عاجز درد گردہ میں مبتلا ہو گیا - صبح سات بجے بیمار ہوا - اور شام کے تین بجے یہ درد ایسا شدید ہو گیا - کہ کسی پہلو چین نہ تھا میں اس وقت مہر الدین صاحب ارائیں کے مکان میں رہتا تھا - مولوی عبید اللہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ میرے پاس آئے - اُس وقت میری حالت بہت خراب تھی - مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میری صحت کے لئے دُعا کی درخواست کی - اور لکھا - کہ یہ غریب ضلع [illegible] کا رہنے والا درد گردہ [illegible] تنگ ہے اس کے ساتھ اس کا چھوٹا [illegible] گوہر الدین ہے (ڈاکٹر گوہر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن جن کی عمر اس وقت ۱۲ - ۱۳ برس کی تھی) وہ بھی اس تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتا - حضور اس کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالےٰ سے دُعا فرمائیں - مولوی صاحب نے یہ خط میرے چھوٹے بھائی گوہر الدین صاحب کو دے کر حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا - وہ یہ خط حضور کے کسی خادم کو دے کر واپس چلے آئے - حضور علیہ السلام خط پڑھ کر - اور اپنا کام چھوڑ کر باہر دروازہ پر تشریف لائے - اور پوچھا کہ یہ خط کون دے گیا ہے - میاں شادی خان صاحب مرحوم نے عرض کیا - کہ ایک چھوٹا لڑکا دے گیا ہے - حضور نے خط دوبارہ پڑھا - تو حضور کو معلوم ہوا - کہ علاج حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ کرتے ہیں - خط پڑھ کر حضور نے جواب دیا - کہ میں دُعا کروں گا - اور ان کی دوائی اور دودھ وغیرہ کا خرچ میرے حساب میں شمار کریں - اور مولوی صاحب ان کے علاج کی طرف پوری توجہ دیں - آخر حضور علیہ السلام کی دُعاؤں اور حضرت مولوی صاحب رضؓ کے علاج سے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس بیماری سے نجات بخشی - بڑے زلزلہ کے موقعہ پر حضور اپنے باغ کے اس مکان میں تشریف فرما ہوئے جس میں گزشتہ دنوں دارالشیوخ تھا - جو غالباً اس وقت سب کچا تھا - میاں شادی خان صاحب رضی اللہ عنہ کو اس وقت حضور کی ڈیوڑھی کا دربان ہونے کا فخر حاصل تھا -

(۵)

ان دنوں حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ خلیفۂ اول یا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے - اور رمضان المبارک میں بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح اکثر میں پڑھایا کرتا تھا - جب حافظ روشن علی صاحب تشریف لائے - تو وہ مسجد اقصیٰ کی امامت کرانے لگے - اور میں مسجد فضل میں امامت کرانے لگا ؛

(۶)

مسجد اقصیٰ کے بڑھائے جانے سے پہلے ایک دفعہ ایک غیر احمدی معمولی شخص اپنے کسی کام کے لئے قادیان آیا - جمعہ کا دن تھا حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف رکھتے تھے - اس نے ایک آدمی خطبہ سُننے کی اجازت لینے کے لئے حضور کے پاس بھیجا - حضور نے جواب میں فرمایا - کہ ہم کسی کو نہیں روکتے بلکہ خطبہ پڑھتے ہی اسی لئے ہیں - کہ لوگ سنیں اور فائدہ اٹھائیں - اس پر وہ غیر احمدی اپنے پیامبر کے ساتھ مسجد میں آیا - اور خطبہ سُنکر بہت خوش ہوا - اور اس طرح اس نے حضور علیہ السلام کی زیارت بھی کر لی ؛

(۷)

جن دنوں طاعون کا زور تھا - حضور ایک دن احباب کے ہمراہ سیر کو تشریف لے گئے - چلتے ہوئے دیگر نصائح کے علاوہ یہ بھی فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے کیونکہ وہ فرماتا ہے ولا تخشوھم واخشونی کہ میرے سوائے اور کسی سے مت ڈرو - اور فرمایا - کہ تمہاری توجہ طاعون کے ساتھ نہ چلی جائے بلکہ امن کے دنوں میں بھی تمہارے دلوں میں جاری رہے

(۸)

جن دنوں حضور باغ والے مکان میں تشریف فرما تھے - قاضی سید امیر حسین صاحب کا لڑکا شاہ محمد بعمر ۱۲ - برس طاعون سے فوت ہو گیا - کسی شخص نے افواہ اڑا دی - کہ حضور نے فرمایا ہے - چونکہ وہ طاعون سے فوت ہوا ہے - اس لئے اس کے جنازہ اور دفن کرنے میں کوئی شریک نہ ہو - اس پر سب لوگ ہٹ گئے - اور قاضی صاحب بیچارے اکیلے رہ گئے - میاں نجم الدین صاحب جو حضور کے لنگر خانہ کے مہتمم تھے - آ گئے - قاضی صاحب نے ان کی اور دو اور آدمیوں کی مدد سے بچہ کو دفن کیا - دوسرے دن جمعہ کے روز قاضی صاحب نے اس بات کی تصدیق کے لئے عریضہ لکھا - کہ آیا حضور نے لوگوں کو جنازہ میں شامل ہونے سے منع فرمایا تھا - حضور نے خط پڑھ کر فرمایا - کہ اس کا جواب جمعہ کے بعد دوں گا - چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد معاً حضور نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ قاضی صاحب نے مجھے اس مضمون کی چٹھی لکھی ہے - جسے پڑھ کر مجھے تکلیف ہوئی - کہ قاضی صاحب کو کیوں اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی - میرا یہ مذہب نہیں - کہ کسی کے دکھ میں شریک نہ ہوا جائے - افسوس یہ افواہ کسی منافق شخص نے اڑائی ہے - مجھے اطلاع دی جاتی - تو میں جنازہ میں شریک ہوتا - حضور نے اس موقعہ پر اور بھی اہم ہدایتی نصائح جماعت کو فرمائیں ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۹)

پنڈت لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کے پورے ہونے پر ہندوؤں اور آریوں نے بڑا شور مچایا۔ اور پولیس کو ساتھ لے کر قادیان آئے۔ اس وقت میں مسجد مبارک کے نیچے والی گلی میں سے ہو کر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شفاخانہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب دروازہ پر پہونچا۔ تو میری نگاہ مہمان خانہ کی طرف اٹھی۔ اور نظر آیا۔ کہ پانچ چھ یکے مہمان خانہ سے اس جگہ تک جہاں حکیم نظام جان صاحب کی دوکان ہے کھڑے ہیں۔ اور ان میں پولیس کے آدمی ہیں۔ ان میں ایک انگریز افسر بھی تھا میں انہیں دیکھ کر جلدی سے شفاخانہ میں گیا۔ اور حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ پولیس والے آئے ہیں۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ دیکھو باہر کون لوگ آئے ہیں۔ یہ ابھی آپ نے فرمایا ہی تھا۔ کہ ایک سپاہی دروازہ پر آ گیا۔ اور اس نے کہا ہم تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ اس پر سارے آدمی باہر نکل آئے۔ اور دروازہ کو اندر سے تالا لگا دیا گیا۔ اور کوٹھڑیوں کو بھی پھر ایک واقف کار پولیس مین اس افسر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کی طرف لے گیا۔ آواز دی۔ اندر سے خادمہ آئی۔ اس افسر نے کہا۔ کہ اندر جا کر کہہ دو۔ کہ پولیس والے تلاشی لینے آئے ہیں۔ خادمہ نے اطلاع دی۔ اس کے بعد وہ افسر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ٹوپ اتار کر سلام کیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ آپکو مبارک ہو۔ اور بھی چند معمولی باتیں کیں۔ اس کے بعد بتلایا۔ کہ ہمیں تلاشی لینے کا حکم ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بڑی خوشی سے تسلی کر لیں۔ چنانچہ اس نے تلاشی لی۔ ازاں بعد حضرت مولوی صاحب کے شفاخانہ کی تلاشی لی۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب کے کتب خانہ کا تالا کھول کر تلاشی شروع کی۔ کتب خانہ کو دیکھ کر انگریز افسر نے حیران ہو کر کہا ہیں یہ کیا ہے؟ ایک شخص نے بتلایا۔ کہ یہ مولوی نور الدین صاحب کا کتب خانہ ہے۔ پوچھنے لگا وہ کون ہیں؟ اس نے حضرت مولوی صاحب رضؓ کی طرف اشارہ کر کے (جو اس وقت اس افسر کے پاس ہی کھڑے تھے) بتایا کہ یہ ہیں۔ اس نے آپ کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحبؓ کو سلام کیا۔ ماہ مارچ کی گرمیوں کے دن تھے۔ تلاشی صبح دس بجے شروع ہو کر شام کے چھ بجے ختم ہوئی۔ اور پولیس مین اور ان کا افسر بے نیل و مرام واپس گئے

(۱۰)

قادیان میں ایک ارائیں مسمی حامد صاحب تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خادم اور شیدائی تھے۔ چونکہ ان دنوں مہمان خانہ چھوٹا سا تھا۔ اس لئے بعض دفعہ مہمان ان کے مکان میں بھی ٹھہر جایا کرتے تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے۔ تو ان کا علاج حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیا۔ جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ تو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنا آدمی بھیجا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور جب باغ میں سیر کے لئے تشریف لے جائیں۔ تو ادھر سے ہو کر تشریف لے جائیں۔ تا کہ میں بھی حضور کی زیارت سے مشرف ہو سکوں۔ یہ پیغام سنکر حضور اسی طرف چل پڑے۔ اور ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ان کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور دریافت فرمایا کیا تکلیف ہے۔ اور مرض کے متعلق اور بھی چند ایک سوال کئے۔ آخر حضور نے فرمایا۔ آپ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں۔ میں دعا کرونگا۔ حضور نے پھر شرف مصافحہ بخشا۔ اور واپس تشریف لے آئے۔ افسوس کہ اسی دن دو بجے کے قریب وہ فوت ہو گئے حضور کو اطلاع دی گئی۔ فرمایا ان کا جنازہ مدرسہ کے صحن میں لایا جائے۔ مرحوم کا جنازہ پڑھا دینے کے بعد فرمایا۔ کہ یہ ہمارے پرانے اور مخلص اور جماعت کی مدد کرنے والے شخص تھے۔ ان کو عیدگاہ والے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(۱۱)

بھیرہ کے ایک شخص غلام رسول صاحب ریلوے سٹیشن پر بابو تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ تھی۔ ایک دفعہ انہیں الہام ہوا انا انزلناہ کہ اس کو ہم نے اتارا۔ انہوں نے یہ الہام حکیم فضل الدین صاحب کو سنایا۔ حکیم صاحب نے جواب دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں تو خود سمجھا دیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر لو۔ چنانچہ وہ بیعت کرنے کی غرض سے قادیان آئے۔ اور شرف بیعت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۂ اول سے قرآن باترجمہ پڑھنا شروع کیا۔ ایک دن بعد نماز مغرب ہم سب بیٹھے تھے۔ حضور علیہ السلام جماعت کو کچھ نصائح فرما رہے تھے۔ کہ غلام رسول صاحب نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے سر مبارک کے اوپر سے ایک روشن شعاع اٹھ رہی ہے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کر کے کہا کہ دیکھو حضرت صاحب کا چہرہ کس قدر نورانی ہے جب میں نے حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک کو دیکھا۔ تو مجھے بھی اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک بہت ہی نورانی اور روشن نظر آیا۔

(۱۲)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین کے ہمراہ جن کے ساتھ اور بھی کئی خواتین تھیں باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر حضور ان کو باغ میں چھوڑ کر ننگل والے دروازہ کی طرف سے شہر کو آ گئے۔ میں مہر الدین ارائیں کے مکان کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ کہ حضور کو آتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سلام علیکم کہا۔ اور یہ بھی عرض کیا۔ کہ کیا حضور اکیلے آ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کچھ بہت ضروری کام تھا۔ اس لئے جلدی چلا آیا ہوں۔ میں حضور کے ساتھ ہو لیا۔ میں راستہ میں مویشیوں کو ہٹاتا ہوا حضور علیہ السلام کے ساتھ گول کمرہ تک آیا۔ جہاں سے پھر حضور اندر مکان میں تشریف لے گئے۔ میں وہاں سے شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ مرحوم کی دوکان پر آ ٹھہرا۔ اور انہیں کہا۔ کہ حضور باغ سے اکیلے آ رہے تھے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ خدا کے بندے اکیلے نہیں ہوتے ان کے ساتھ ایک بڑا پاک گروہ ہوتا ہے

(۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آئے۔ اور آریوں کے اس مکان میں اترے۔ جس میں پہلے کبھی پنڈت لیکھرام اترا تھا۔ پولیس کو اس لئے ساتھ لائے۔ کہ احمدی مجھے نہ ماریں۔ ان کی آمد کی غرض یہ تھی۔ کہ حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کے متعلق دریافت کریں۔ کسی صحابی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ذکر چھیڑا کہ وہ حضور کی پیشگوئیوں کے متعلق تحقیق کرنے آئے ہیں۔ اور اس مکان میں ٹھہرے ہیں جس میں لیکھرام اترا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ہمارے پاس آتے۔ تو ہم ان کو مکان دیتے

اکسیر سیلان الرحم

پولن۔ لیکوریا۔ سفید پانی کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے

ایک تازہ ترین شہادت

مکرم معظم زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

التماس ہے کہ میں نے آپ کے دواخانہ سے اپنی بیوی کے لئے اکسیر سیلان منگوائی تھی۔ اس سے نوے فیصدی فائدہ ہو گیا تھا۔ جس کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ اور ایک شیشی کا مزید آرڈر دیا۔ جو کہ آپ کے حسب ہدایت استعمال کی گئی۔ الحمد للہ کہ اب مکمل صحت ہو گئی ہے۔ مرض بہت پرانی تھی۔ تقریباً چھ سال سے لاحق تھی۔ لیکن آپ کی دوا اکسیر ثابت ہوئی قبل ازیں کئی ایک ادویہ مختلف حکما و ڈاکٹر صاحبان سے لے کر استعمال کرائی گئیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دینی و دنیوی ترقی بخشے۔ اور آپ پر اپنی تمام نعمتیں پوری کرے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی تمام دوائیوں میں شفا رکھے۔ تاکہ غریب و امیر یکساں فائدہ اٹھائیں فقط والسلام

چودھری علی احمد از انبالہ ۸/۴۲/۲

دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے سامان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے فراہم کردہ سامانوں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ آپ نے جہاد کے متعلق مسلمانوں کے خیالات کی اصلاح فرمائی۔ مسلمان جہاد کی حقیقت سے ناآشنا ہو چکے تھے۔ اور صرف تلوار چلانے کا نام جہاد سمجھتے تھے۔ اس خیال کا اثر ان کی ترقی پر بہت برا پڑا۔ جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ تو وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے۔ اگر کسی کے ساتھ جنگ چھڑی۔ تو وہ جہاد کے حکم کو نافذ سمجھنے لگے۔ ورنہ ان کے نزدیک یہ ساقط ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہی ہونا تھا۔ کہ جن ممالک نے اسلامی حکومت سے جنگ کا موقعہ پیش نہ آنے دیا۔ وہاں کفر پوری شان سے قائم رہا۔ اور جہاں مسلمانوں کو جنگ کرنی پڑی۔ وہاں ظاہری غلبہ پاکر مطمئن ہو گئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ جہاد کے حکم پر عمل ہو گیا۔ حالانکہ گو اسلامی حکومت تو وہاں قائم ہو گئی۔ لیکن لوگوں کے دلوں میں کفر بدستور موجود رہا۔ جو آہستہ آہستہ قوت پکڑتا رہا۔ اور یہ سب نتیجہ تھا۔ جہاد کا غلط مفہوم سمجھنے کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر بتایا۔ کہ جہاد صرف تلوار چلانے کا نام نہیں۔ بلکہ جہاد نام ہے ہر اس فعل کا جسے انسان نیکی اور تقویٰ کے قیام کے لئے کرے۔ اور وہ جس طرح تلوار سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اصلاح نفس سے بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ سے بھی ہوتا ہے۔ اور مال سے بھی ہوتا ہے۔ ہاں ہر ایک قسم کے جہاد کا الگ الگ موقعہ ہوتا ہے اگر مسلمان پہلے سے اس حقیقت سے آشنا ہوتے۔ اور کسی ملک و قوم پر ظاہری غلبہ کے بعد جہاد کے دوسرے حصوں کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرتے۔ اور جو اسلام قبول کر لیتے۔ ان کی اچھی اور اسلامی رنگ میں تربیت کرتے لوگوں کے نفوس میں اصلاح کی طرف کوشاں رہتے۔ تو آج ان کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے جہاد سمجھا صرف تلوار چلانے کو۔ اور وہ بھی جب کسی سے جنگ چھڑ گئی۔ لیکن جب اس پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو تلوار نیام میں کر لی اور لمبی تان کر سو گئے اس زمانہ امن میں جہاد کی جو باقی شقیں قابل عمل تھیں۔ انہیں قابل التفات نہ سمجھا۔ گویا ان کے نزدیک جہاد کا حکم اس زمانہ میں ساقط تھا۔

عجیب بات ہے۔ کہ ہمارے مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ نے جہاد کے احکام منسوخ کر دئیے۔ مگر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے۔ کہ جہاد کے احکام منسوخ تو ان کے نزدیک ہیں۔ جو ان پر عمل نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو فرمایا ہے۔ کہ یہ حکم ہر زمانہ میں قابل عمل ہے۔ جب تلوار کے جہاد کا وقت اور موقعہ نہ ہو۔ اس وقت مالوں سے جہاد کرو۔ تبلیغ اسلام کے کام میں اپنی جانوں کو لگا دینے اور لوگوں کے نفوس میں اصلاح کا کام کرنے میں وقت صرف کرنے سے جہاد کرو۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو اسی طرف لگایا۔ اور فرمایا۔ کہ آج تلوار سے جہاد کا زمانہ نہیں۔ اس لئے دوسرے رنگ میں جہاد کرو۔ لیکن باقی مسلمان نہ تلوار سے کر سکتے ہیں۔ نہ مال سے۔ اور نہ تبلیغ یا تربیت کے ذریعہ۔ اور اس طرح گویا اپنے عمل سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ جہاد کا حکم منسوخ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کس قدر بے باکی ہے۔ کہ احکام جہاد کی تنسیخ کا الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگاتے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی خاطر جہاد کو ہر زمانہ بلکہ ہر روز ضروری قرار دیا ہے۔ اور آپ کے احکام کے ماتحت جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہی ہے

اگر مسلمان جہاد کی اس صحیح تعریف کو جانتے، تو اسلام کے ظاہری غلبہ کے موقعہ پر جہاد کے احکام کو ختم نہ سمجھتے بلکہ جب کسی ملک و قوم پر تلوار سے غالب آجاتے۔ تو ان میں اسلام پھیلانے کی طرف لگ جاتے۔ ان لوگوں کی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ جن ممالک میں ان کی حکومتیں قائم ہوئیں۔ وہاں انہیں صرف فوجی غلبہ ہی حاصل نہ ہوتا۔ بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی وہ غالب آجاتے۔ اسلام ہی ان کا مذہب ہو جاتا۔ بلکہ تبلیغ اسلام کی ایک ایسی رو پیدا ہو جاتی۔ کہ کسی ملک میں بھی کفر کا قیام ممکن نہ رہتا۔ یا کم سے کم اس کی زندگی میں نشوونما کی قوت مفقود ہو جاتی۔ اور مسلمانوں کو یہ تنزل اور یہ ذلت نہ دیکھنی پڑتی۔ پس اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے آپ کے مہیا کردہ سامانوں میں سے ایک خاص طور پر قابل ذکر یہ ہے۔ کہ آپ نے مسلمانوں کو جہاد کے حقیقی مفہوم سے آگاہ کیا بلکہ ایک جماعت کو اس میں لگا دیا۔

ایک اور سامان آپ نے یہ مہیا فرمایا کہ مسلمانوں کے اندر امید اور وثوق کی کیفیت پیدا کر دی۔ جو پہلے مفقود تھی۔ آپ سے پہلے مسلمان بالکل یاس و ناامیدی کا شکار ہو چکے تھے۔ اور یہ سمجھ بیٹھے تھے۔ کہ اسلام اب ہمیشہ کے لئے دب گیا۔ کفر کی قہرمانی طاقتوں کے سامنے وہ اب سر نہیں اٹھا سکتا۔ اور مسلمانوں کی ترقی کی اب کوئی صورت نہیں یاس اور ناامیدی کا عوام پر ہی نہیں بلکہ علماء اور خاص علماء پر بھی جو غلبہ تھا۔ اس کا اندازہ وہ لوگ بخوبی کر سکتے ہیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قریبی زمانہ کے علماء کی تصانیف دیکھنے کا موقعہ ملا ہے یہ وہ زمانہ تھا۔ جب عیسائیت پورے زور کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی۔ اور پادریوں نے اسلام پر عجیب و غریب اور نئے نئے سوالات سے مسلمان علماء کا قافیہ تنگ کر رکھا تھا۔ وہ ان اعتراضات کے جوابات کی سکت نہ رکھتے ہوئے نہایت شکست خوردہ ذہنیت پیش کر رہے تھے۔ اور معاندین کے مقابلہ میں ان کی سپرٹ apologysing تھی بعض اعتراضات سے بچنے کے لئے تو قرآن کریم کی بعض آیات تک منسوخ قرار دیتے تھے۔ بعض اسلامی احکام کی غلط تاویلیں کرتے۔ اور ان کو وقتی اور زمانی احکام بتا کر موجودہ زمانہ کے لئے ان کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے اسلام پر سے اعتراضات دور کرنا چاہتے تھے۔ یہ ذہنیت تھی۔ جو اس وقت کے علماء کی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ان کے اندر ایک امید اور ذوق یقین پیدا کر دیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اسلام پھر ترقی کرے گا۔ اور ضرور کریگا اور تین صدیوں کے اندر اندر دنیا کا مذہب اسلام ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا

ایک مدت سے تھا کفر اسلام کو کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اسلام اور مسلمانوں کی مغلوبیت کا دور ختم ہو گیا۔ اب میرے ذریعہ اللہ تعالےٰ اسلام کو دنیا میں پھر غالب اور سر بلند کرے گا۔ اور قومیں اس کے سایہ میں آرام پائیں گی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اسلام پر جس کسی کو بھی کوئی اعتراض ہو۔ وہ میرے سامنے پیش کر کے اطمینان حاصل کرے۔ چنانچہ ان آیات قرآنی کی جنہیں پہلے علماء قرآن کریم سے خارج کر کے جان چھڑانا چاہتے تھے۔ آپ نے ایسی لطیف تفاسیر کیں۔ کہ دنیا ان کی خوبیوں پر عش عش کر اٹھی۔ اور تمام اعتراضات ان پر سے دور کر دئیے۔ پھر آپ نے دیگر مذاہب پر وہ جرح کی کہ آج تک کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اور قیامت تک نہ دے سکے گا۔ اور اس طرح اسلام پر حملے کرنے والوں کو خود اپنے گھر کی فکر پڑ گئی۔ اور مسلمانوں کے اندر ایک امید اور یقین کی روح جھلکنے لگی۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے۔

جیانتین ۔ یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں۔ ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اشتراکیت اسلام کی روشنی میں!

(۴)

طریق کار

اسوقت تک اشتراکیت کے نظریے مختصراً عرض کئے گئے ہیں - اب یہ بتایا جاتا ہے - کہ ان نظریوں کو عملی شکل میں لانے کیلئے کیا کیا تجاویز کی گئی ہیں - مارکس کے منشور کے بعد لینن کی کتاب "Slabo Revolutin" گویا تحریک اشتراکیت میں الہامی کتاب کا مرتبہ رکھتی ہے - اس میں لینن لکھتا ہے - "سرمایہ داری نظام حکومت کی جگہ اشتراکین کی حکومت کا برسر اقتدار آجانا تشدّد آمیز انقلاب کے بغیر ممکن ہی نہیں"۔ پھر لکھتا ہے - "مزدوروں کی جماعت کی آزادی تشدّد آمیز اور موجودہ نظام حکومت کی مشینری کی مکمل تخریب کے بغیر ممکن نہیں"۔ پھر صفحہ ۶۴ پر انجلیز کے ایک مقالہ کا اقتباس دیتے ہوئے لکھتا ہے "انقلاب ایک ایسا عمل ہے جس کی رو سے آبادی کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر اپنا اختیار اور ارادہ - قوت و استیلاء - نوک شمشیر - گولیوں کی بوچھاڑ - اور آتشین گولوں کے دھماکوں کے ذریعے سے زبردستی مسلط کر دیتا ہے"۔ ۱۹۰۵ء کے انقلاب روس کے بعد لینن نے اپنے خیالات کا ان الفاظ میں اظہار کیا :- "ہم اس حقیقت کو بالکل چھپانا نہیں چاہتے - کہ اس کے بعد جو انقلاب ہوگا - وہ جارحانہ خون آشام اور ہلاکت آفرین جنگ ہوگی"۔ ۱۹۱۹ء میں روس کی کمیونسٹ پارٹی نے ایک لاسلکی پیغام دنیا کی کمیونسٹ جماعت کے نام بھیجا تھا - اس پیغام کے یہ الفاظ قابل غور ہیں :- "اس جدوجہد اور جنگ وجدل کا ردّ عمل یہ ہوگا - کہ دنیا بھر کی مزدور جماعتیں میدان عمل میں آجائیں اور سرمایہ داری کے خلاف توپ و تفنگ اور خنجر و شمشیر سے کام لیں"۔ کمیونسٹ روس کی دوسری کانگرس میں باتفاق رائے یہ قرار پایا تھا - کہ "بین الاقوامی اشتراکیت اپنا نصب العین یہ مقرر کرتی ہے - کہ بین الاقوامی سرمایہ داری کے نظام حکومت کے خلاف مسلح جنگ شروع کرے"۔ ۱۹۲۴ء کی پانچویں کانگرس میں طے پایا - کہ "وقت آگیا ہے - کہ تمام اشتراکین پر یہ فرض عائد کر دیا جائے - کہ تمام ممالک عالم میں منظم طریق پر اپنی اپنی جماعت کے تمام کاموں میں شریک ہو جائیں - خواہ وہ جائز ہوں یا ناجائز"۔ غرض اس تحریک کے قائدین کا یہ پختہ عقیدہ ہے - کہ اپنی بات کو منوانے کے لئے ظلم و تشدّد قتل و غارت جھوٹ و فریب - غرض ہر جائز و ناجائز حربہ بلا تامل استعمال کر لینا چاہیئے۔

نظام حکومت

ایک اور سوال قابل غور یہ ہے - کہ جس قسم کی سوسائیٹی اشتراکیت کے حامی قائم کرنے کے متمنی ہیں اس میں حکومت کا نظام کیا ہوگا؟ سو اس کیلئے سٹالن کے چند الفاظ عرض کر دیئے جاتے ہیں - سٹالن اپنی کتاب LANIN ISM میں لکھتا ہے - "لینن ازم سے مراد مزدوروں کی جماعت کی ڈکٹیٹرشپ مقرر کرنے کا نظریہ اور اس نظریہ کی عملی شکل و صورت ہے"۔ اس کے بعد ڈکٹیٹرشپ کی تفصیل لکھتے ہوئے لینن کے الفاظ نقل کرتا ہے :- "ڈکٹیٹرشپ ایک ایسی مختار عام ہستی کا نام ہے، جس کا وجود کلیتہً قوتوں کے ہجوم پر مبنی ہو - یعنی ایک ایسی مطلق العنان ہستی جو کسی قانون کسی ضابطے کی پابند نہ ہو! آئینی نظام حکومت کے علمبردار ذہن رکھیں - کہ ڈکٹیٹرشپ کے معنی ہیں - قوت غیر محدود قوت ایک زبردست قوت جو جبر و اکراہ پر مبنی ہو - جسے آئین - شریعت - قانون وغیرہ الفاظ سے بالکل کوئی تعلق نہ ہو"۔ عملی حیثیت سے آجکل روس کی حکومت اپنے آپ کو اشتمالی جمہوریت (Socialist Republic) کہتی ہے لیکن حقیقتاً وہاں اشتراکین کی جماعت اور اس جماعت کا ڈکٹیٹر اصل حاکم اور خود مختار ہے - حالانکہ وہاں اشتراکین کی کل تعداد آبادی کے تناسب سے ۵.۰ % فیصدی سے بھی کم ہے - پھر اس جمہوریت میں جس انداز سے ملک کے نمائندے منتخب ہوتے ہیں - اس کا اندازہ اس کسان کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے - جس نے کانگرس کے بھرے اجلاس میں کہا تھا - کہ "رائے عامہ تو محض ایک کھلونا ہے - اگر ہمیں اشتراکین مجبور کریں - تو ہمیں ایک ٹٹو کو بھی نمائندہ بنا کر بھیجنا پڑتا ہے (Communism)۔ غرض اشتراکیت کا موجودہ نظام حکومت بالکل شخصی ہے - (exposed 'Religion) (under the soveit) کا مصنف لکھتا ہے - "بالشوزم اپنی ڈکٹیٹرشپ کیساتھ بلاشبہ ایک شخصی حکومت ہے - بلکہ قدیم نظام شخصی سے بھی زیادہ خود مختار"۔ اس کی تائید اشتراکیوں کی تیسری بین الاقوامی کانفرنس کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے - "سیاسی نظام حکومت میں جمہوریت کے طرز حکومت کو مسترد کر دیا جائے"۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

غرض اگر ذرا گہری نظر سے اشتراکیت کے مستند لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے - تو اس کے نصب العین اور دستور اساسی کا خلاصہ یہ نظر آئیگا :-

(۱) **معاشی نظام** :- ہر قسم کی شخصی اور انفرادی ملکیت کو خواہ وہ جائیداد کی شکل میں ہو - یا سرمایہ کی صورت میں یکسر مٹا دیا جائے -

(۲) **معاشرتی نظام** :- انفرادی کوششوں اور ذاتی محنتوں کے حاصل کو عوام کی ملکیت قرار دے دیا جائے - تاکہ جماعتی تفریق مٹ جائے - اور مالی مساوات پیدا ہو جائے -

(۳) **عائلی نظام** :- ازدواجی تعلقات سے تمام قیود و پابندیاں اٹھا دی جائیں - عورت کو ہر مرد سے اختلاط جنسی کی مکمل آزادی ہو - بچے عوام کی ملکیت قرار دیئے جائیں اور اسطرح عائلی نظام کو مٹا دیا جائے -

(۴) **مذہبی نظام** :- خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہب کا اعتقاد انسانی ذہن سے محو کر کے تمام مذاہب کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا جائے - اس سے عاقبت پر ایمان خود بخود نابود ہو جائے گا -

(۵) **نظام حکومت** :- ہر قسم کی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے - اور جب تک اس منزل پر نہ پہنچا جائے - اسوقت تک ایک قوت قاہرہ یعنی مطلق العنان ڈکٹیٹر کو تمام اختیارات دے دئے جائیں -

(۶) **طریق کار** :- مندرجہ بالا نظریوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا جائے - اور ہر قسم کے ظلم و تشدّد کے ذریعے لوگوں کو اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے مجبور کیا جائے -

اب جبکہ اس تحریک کے اصول و مبادیات کا خلاصہ ہمارے سامنے آگیا ہے - ہم بآسانی اسلامی تعلیمات سے اس کا موازنہ کرسکتے ہیں - آئندہ قسط سے اسلام اور احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے اس تحریک پر تنقید شروع کی جائیگی - اور بتایا جائیگا کہ دنیا کے جن مسائل اور مشکلات کی بنا پر یہ تحریک معرض وجود میں آئی ہے - اسلام ان کا کیا حل پیش کرتا ہے - انشاء اللہ العزیز

خاکسار خورشید احمد

چوہدری علی محمد صاحب کے متعلق اعلان

چوہدری علی محمد صاحب ساکن راجپورہ نے ایک ثالثی فیصلے کی تعمیل اب تک نہیں کی - حالانکہ ثالثی فیصلہ ہوئے تیسرا مہینہ جا رہا ہے - چوہدری صاحب موصوف دیدہ دانستہ فیصلے کی تعمیل میں لیت و لعل کر رہے ہیں - حالانکہ نظارت ہذا کی طرف سے ان کو بار بار ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے - اب ان کو آخری دفعہ موقع دیا جاتا ہے - کہ اگر انہوں نے ۱۳ ستمبر ۱۹۴۲ء تک فیصلے کی تعمیل نہ کی - تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ پیش کی جائے گی -

(ناظر امور عامہ)

شفاکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شفاکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے - شفاکن پنجاب کے علاوہ سندھ - بنگال - بہار - یوپی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے - ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے ملیریا آرہا ہے - آج ہی ایک شیشی خرید لیں -

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

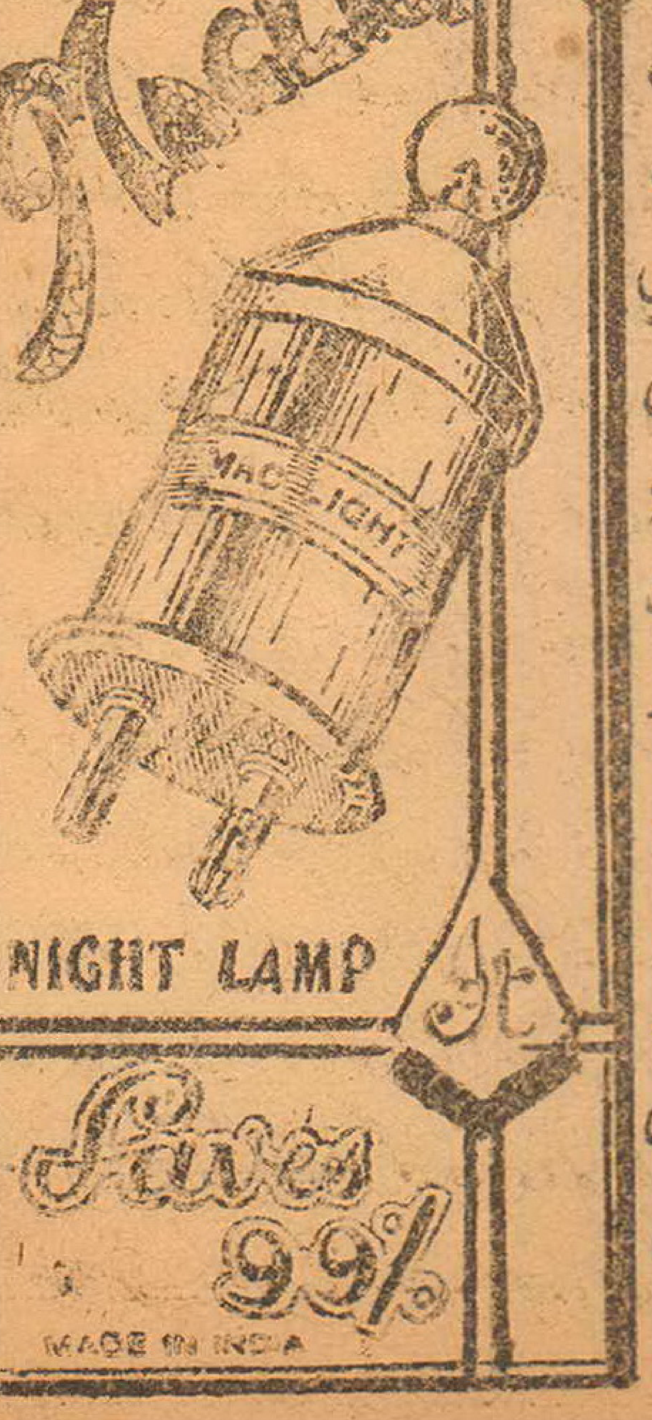

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹% فیصدی بچت کرتا ہے - ہر جگہ بکتا ہے - میک ورکس قادیان

B. 31

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ باماہ شہادو ہجرت بت ۱۳۲۱ھ

شعبہ خدمت خلق

مقامی مجالس :- بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ تین بیماروں کی تیمار داری کی جاتی رہی۔ دارالبرکات شرقی۔ گمشدہ بچہ کو گھر پہنچایا گیا۔ ایک جگہ آگ بجھانے میں مدد دی گئی۔ تین غرباء کا علاج کیا گیا۔ مسافروں کو راستہ بتایا گیا۔ دارالرحمت۔ تین گھروں کا سودا سلف لایا جاتا رہا۔ ایک عورت کا بوجھ اٹھایا گیا۔ آگ بجھائی گئی۔ دارالانوار :- ایک بیمار کیلئے دوائی لائی جاتی رہی۔ دارالبرکات :- ایک شخص کا پندرہ دن تک کھانا لایا جاتا رہا۔ بورڈنگ تحریک جدید:- دارالشیوخ کے غرباء کیلئے کپڑے جمع کئے گئے۔ **دارالفتوح :-** ایک بوڑھے کو کندھے پر اٹھا کر منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ دارالشیوخ کے خدام ایک بڑھیا کا کھانا پہنچاتے رہے۔ قادرآباد :- ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔

مجالس بیرون :- اوڑیس غیر احمدی مستورات کو سودا سلف لا کر دیا گیا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا میں ۵ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ کنڈا گھاٹ میں بیس آدمیوں کو دوائی دی گئی۔ مچھروں کو مارنے کیلئے نالیوں میں فنائل ڈالی گئی۔ **کیونگ** میں غریب بیواؤں کی دوا لائی جاتی رہی۔ دنیا پور میں دو آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا۔ **دہلی** میں ایک غریب آدمی کی مدد کی گئی۔ ۴ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ دو غیر احمدیوں کو ملازم کرانے کی کوشش کی گئی۔ ایک ان پڑھ کو پڑھانے کی خدمت سرانجام دی گئی۔ سوتگھڑہ میں ۴۶ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۲۸ مریضوں کا علاج مفت کیا گیا۔ کریام چک ۹۹ شمالی۔ کانپور۔ توپخانہ بازار لاہور۔ شاہدرہ۔ گھٹیالیاں۔ انبالہ۔ امرتسر۔ لائل پور۔ کراچی اور ایمن آباد میں مسافروں کی مدد کی گئی۔ اور مریضوں کی تیمار داری کی جاتی رہی۔ لاہور میں تجہیز و تکفین کی گئی۔ راستوں کی صفائی کی گئی۔

شعبہ وقار عمل

مرکزی مساعی :- مہتمم وقار عمل نے محمود آباد۔ ناصر آباد۔ احمد آباد۔ کنری اور نصرت آباد کا معائنہ کر کے خدام میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ۲۸ ہجرت کو نیسواں یوم وقار عمل منایا گیا جس میں ۵۰۰ ۴ فٹ لمبی اور ۱۰ فٹ چوڑی سڑک بنائی گئی۔ ۵۰۰ ۴ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی ۹۳ روپے کا کام کیا گیا۔ الفضل میں دو مضامین اور متعدد اعلانات شائع کرائے گئے۔ **مقامی محلہ جات** کا دورہ کر کے غیر حاضروں سے باز پرس کر کے سزائیں دی گئیں۔ دارالبرکات میں دو بار اور دارالفتوح میں ایک بار تقریر کی گئی۔

مقامی مجالس :- دارالانوار۔ دارالبرکات شرقی دارالشیوخ۔ کی مجالس نے سڑکوں کی مرمت کی۔ دارالصحة۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ دارالفضل اور دارالرحمت کی مجالس نے مساجد کی صفائی کی اور سقاووں میں پانی بھرا۔ اور نالیاں درست کیں

مجالس بیرون :- دہلی میں اے۔ آر۔ پی کی خندقیں صاف کی گئیں۔ لاہور میں ایک گرے ہوئے مکان کا ملبہ اٹھایا گیا۔ فیروز پور۔ چک ۲۸۲ سیالکوٹ صدر۔ لائلپور۔ جہلم۔ داتا زیدکا۔ انبالہ حیدر آباد دکن اور کریام میں مساجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ سیدوالہ میں قبرستان میں بعض قبروں کی مرمت کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا مسجد کی منڈیر بنائی گئی۔ سیدوالا میں مسجد کی دیوار بنائی گئی۔ سوتگھڑہ میں ۴۰ فٹ لمبا اور ۴ فٹ چوڑا راستہ بنایا گیا۔ جلسہ گاہ تیار کیا گیا۔ کیونگ میں تالاب کے گھاٹ کی مرمت کی گئی ڈیرہ غازی خان میں مسجد کے صحن میں مٹی ڈالی گئی۔ دنیا پور میں ۱۲ گلیوں کی صفائی کی گئی۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو اطلاع

مولوی صاحب کی لڑکی نجم النساء سخت بیمار ہے مولوی صاحب خود یا عبدالرزاق صاحب ضرور واپس آجائیں۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ

"جاپان ایک سامراجی ملک ہے۔ ہندوستان کی تسخیر جاپانیوں کی اسکیم میں شامل ہے"۔

"آپ پسند کریں یا نہ کریں جنگ کی صورت حال کی ضروریات انھیں مجبور کریں گی کہ وہ ہندوستان کو میدان جنگ بنا دیں"۔

پنڈت جواہر لال نہرو

یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں جاپان کے بڑھنے کو کامیابی کے ساتھ کوئی بھی فروہنہیں کرسکتا

دشمن

قومی جنگی محاذ

کے دل کی بھی ہی رائے ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۲۹ اگست ۱۹۴۲ء سے ٹائم ٹیبل میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ ۱۷۔اپ اور ۱۸۔ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس گاڑیاں سہارنپور اور لاہور کے درمیان منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ۵۔اپ کلکتہ پنجاب میل جو ای۔ آئی۔ آر سے ۱۰-۲۱ پر سہارنپور پہنچتی ہے وہاں ۲۱-۳۵ پر چلیگی اور لاہور ۶-۴۵ پر پہنچیگی۔ درمیانی سٹیشنوں پر آمد کے اوقات متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔ مندرجہ بالا تبدیلی کی وجہ دہلی لاہور ہوگی تھرڈ کلاس تھرو سروس ڈبہ جو اس وقت ۱۴۴-اپ/ ۱۷-اپ کیساتھ چلتا ہے ۱۴۳-اپ/ ۱۵ اپ کے ساتھ چلیگا۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو یا نظر کمزور ہو۔ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ؔ۔ چھ ماشہ ۲ؔ۔ تین ماشہ ۱۲ؔ

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونیوالا نزلہ بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے۔ قیمت یکصد قرص ۸ؔ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۹ اگست۔ ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اور اس میں بات چیت ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں امید ہے کہ خبروں پر عائد شدہ موجودہ پابندیاں دُور ہو جائینگی اور امید ہے ان پابندیوں کے دُور ہونے پر بند شدہ اخبار پھر جاری ہو جائینگے ٭

مدراس ۲۹ اگست۔ مدراس گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ اسکے قبضہ میں بعض ایسے کاغذات آئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اندھرا پراونشل کانگرس نے تمام ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کی تھی کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں تار اور ٹیلیفون کاٹے جائیں۔ ریلوے لائنیں اکھاڑی جائیں۔ پُل توڑے جائیں۔ سفر بغیر ٹکٹ کیا جائے۔ زنجیریں کھینچ کر گاڑیاں کھڑی کی جائیں۔ پولیس اور دوسرے سرکاری دفاتر میں جاکر ملازمین کو مستعفی ہونے کے لئے مجبور کیا جائے۔ ہڑتالیں عام کرائی جائیں۔ اور جنگ کے سلسلہ میں حکومت کی مساعی میں مزاحمت کی جائے۔ یہ ہدایات جولائی کے آخر میں مرتب کی گئیں ٭

بمبئی ۲۹ اگست۔ بمبئی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گو گزشتہ دو ہفتوں سے صورت حالات قریباً معتدل ہے اور کاروبار جاری ہیں۔ مگر سکولوں اور کالجوں کے بعض طلباء اب بھی غیر حاضر ہیں۔ اسلئے ان کے منتظمین کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جو طالبعلم کسی جائز عذر کے بغیر سکول یا کالج میں حاضر نہ ہوں۔ ان کے نام یکم ستمبر کے بعد خارج کر دیئے جائیں ٭

کراچی ۲۹ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ شب ایک ٹرام کار پر حملہ کر کے اسے نذر آتش کر دیا گیا۔ پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ برطانی اور امریکی فوج پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور سنگباری کی گئی۔ عوام متنبہ رہیں۔ کہ اس کے بعد آگ لگانے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ مدراس گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ گذشتہ ہفتہ عدالت کی عمارات کو نذر آتش کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک سو گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ ضلع کوئمبٹور کی ملوں میں مزدوروں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اسے خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ بمبئی گورنمنٹ نے ضلع خاندیش کے ایک گاؤں پر تین ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے ٭

سرینگر ۲۹ اگست۔ گورنمنٹ ویونگ فیکٹری میں آگ لگ گئی جبکہ ملازمین ایک گھنٹہ کی چھٹی پر تھے تمام فیکٹری مع مشینوں کے جل کر راکھ کا ڈھیر ہوگئی۔ اس فیکٹری میں ریشمی پیراشوٹ تیار ہوتے تھے۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ کشمیر گورنمنٹ نے آگ لگانے والے کے متعلق صحیح اطلاع دینے والے کے لئے ۵ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے ٭

قاہرہ ۲۹ اگست۔ آج قاہرہ کے رقبہ پر بمباری ہوئی۔ چار آدمی ہلاک ہوئے اور جائداد کا معمولی نقصان ہوا۔ شمالی مصر کے بعض اور علاقوں میں بھی ہوائی حملہ کے الارم ہوئے ٭

شیخوپورہ ۲۹ اگست۔ اس ضلع کے کئی گاؤں دریائے راوی میں سیلاب کی نذر ہو گئے۔ مکانات اور مال مویشی سب کچھ بہ گیا۔ ایک مکان بھی سلامت نہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ روتی ہوئی عورتوں اور بلبلاتے ہوئے بچوں کا منظر نہایت دردناک ہے ٭

لکھنؤ ۲۹ اگست۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ضلع متھرا میں بندرابن کے مقام پر ہجوم نے تھانہ پر حملہ کیا جس پر گولی چلانی پڑی۔ بنارس میں ایک ہجوم نے پہلے ریلوے سٹیشن پر اور پھر تھانہ پر حملہ کی کوشش کی۔ اس پر بھی گولی چلائی گئی۔ ایک گاؤں آملا میں پولیس چند گرفتاریوں کے سلسلہ میں گئی۔ تو لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس پر گولی چلائی۔ چھندی گڑھ میں سرکاری خیموں کے ایک گودام کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ناگپور کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ بعض دیہات پر ۲۵ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا۔ جس میں سے ۲۰ ہزار وصول ہو چکا ہے ٭

لنڈن ۳۰ اگست۔ ہندوستانی فوج کے ایک مبصر کا بیان ہے کہ منظم گوریلا دستے آسام اور برما کی سرحد پر نیزوں۔ بھالوں اور تیر کمانوں سے مسلح ہو کر جاپانیوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ اور جاپانی گشتی دستوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ یہ گوریلا دستے ایک تنظیم کے ماتحت کام کرتے ہیں ٭

دہلی ۲۹ اگست۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ حجاز یا عراق جانیوالوں کے پاسپورٹوں پر وہ پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی لیکن خشکی کا رستہ چونکہ اچھا نہیں۔ اسلئے زائرین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ خشکی کے رستہ سے ہرگز نہ جائیں ٭

لنڈن ۲۹ اگست۔ آج ڈیوک آف کینٹ کو دفن کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر شاہ انگلستان۔ شاہ ناروے۔ شاہ یونان اور شاہ یوگوسلاویہ موجود تھے ٭

دہلی ۲۹ اگست۔ اخبار "ہندوستان ٹائمز" کے ایڈیٹر اور پرنٹر و پبلشر کو چیف کمشنر دہلی نے حکم دیا تھا کہ وہ کانگرس کی تجویز کردہ تحریک سول نافرمانی کے متعلق خبریں نیز اس تحریک کے سلسلہ میں گرفتار ہونیوالوں کے خلاف حکومت کی کارروائی کی خبریں اور تصاویر شائع نہ کریں۔ مگر اس حکم کی خلاف ورزی کی گئی۔ اسپر ایڈیٹر نیز پرنٹر و پبلشر کو گرفتار کر لیا گیا آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو بری کرتے ہوئے فیصلہ میں لکھا ہے کہ استغاثہ نے اس امر کی کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ کہ موجودہ شورش کے واقعات اس تحریک سے کوئی واسطہ رکھتے ہیں جس کی منظوری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے دی ہے۔ ملزموں کے خلاف الزام ثابت کرنیکے لئے ریکارڈ پر کافی مواد نہیں ٭

بمبئی ۲۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کی نقول مسٹر جناح نے وائسرائے ہند کے علاوہ اتحادی ممالک کے حکمرانوں کو بھی ارسال کر دی ہیں ٭

سان فرانسسکو ۲۸ اگست۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بحری طوفان جاپانی جزیرہ کیوشیو اور بڑے جزیرہ کے جنوبی حصوں کو ضرب لگا رہا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ اب تک ۶۳ افراد ہلاک اور ۱۷ مجروح ہو چکے ہیں۔ پانچ سو سا ٹھ سے زیادہ مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ طوفان کے بعد لرزہ خیز سیلاب آیا تباہ شدہ مکانات پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں ٭

لنڈن ۳۰ اگست۔ روس کی لڑائی کے بارہ میں تازہ اطلاعات یہ ہیں کہ اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ سٹالن گراڈ کے فولادی شہر کے لئے بڑی بھیانک جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن حملوں کو رُوسیوں نے روک دیا ہے۔ شمال مغرب میں جرمنوں نے کئی حملے کئے۔ مگر روسیوں نے ہر بار انہیں پیچھے ہٹا دیا۔ جنوب مغرب میں کوٹل نیکوو کے محاذ پر بھی روسیوں نے دشمن کے ٹینکوں کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ جرمنوں نے اس شہر پر زبردست ہوائی حملے اسلئے کئے تھے کہ شہریوں کی ہمت توڑ دیں مگر اس سے ان کے حوصلے اور مضبوط ہو گئے ہیں اور روسی فوج جرمن پیدل اور پیراشوٹ فوج کو کامیابی سے روک رہی ہے۔ کاکیشیا کے مغربی سرے پر بھی رُوسیوں نے بہت سی اہم پہاڑیاں دشمن سے چھین لی ہیں۔ یہاں سے اڑھائی سو میل مشرق گروزنی کے تیل کے لئے خوفناک لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ یہاں جرمنوں نے روسی صفوں میں دراڑ ڈالنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ یہاں سے ایک ہزار میل شمال میں ریزف کے محاذ پر بھی لڑائی کا بڑا زور ہے۔ اس شہر کے ہوائی اڈہ پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ یہاں روسی اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور شہر میں ہر مکان کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ڈان کے سامنے کھلے میدان میں بھی لڑائی بہت زوروں پر ہے۔ یہاں دشمن نے خندقیں کھود لی ہیں ٭

برلین ۳۰ اگست۔ جرمن ریڈیو نے مان لیا ہے کہ روسی طیاروں نے شمال مشرقی اور مشرقی جرمنی پر زور کے حملے کئے ہیں۔ بعض برلین پر بھی آ پہنچے اور بیرونی بستیوں کو نقصان پہنچایا ٭

لنڈن ۳۰ اگست۔ کل دن کے وقت برطانی طیاروں نے فرانس اور بلجیم میں دشمن کے ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے۔ آسٹنڈ کی گودیوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ٭

لنڈن ۳۰ اگست۔ جزائر سالومن میں امریکن فوجوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ نیوگنی میں ملن کی کھاڑی میں جاپانیوں نے زور کے حملے شروع کئے ہیں۔ کل رات یہاں ایک جاپانی کروزر اور آٹھ جنگی جہاز داخل ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے وہاں کمک اتار دی ہے ٭

قاہرہ ۳۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ شب اتحادی گشتی دستوں نے وسطی محاذ پر دشمن کی مشین گنوں کی چوکیوں پر حملہ کیا اور طیاروں نے فوجی لاریوں پر بم برسائے۔ طرفین کی توپوں نے ایک

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "حبوب جوانی" استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

[illegible] ایڈیٹر: غلام نبی